مسلمان اور رسم بد

تحریر: محمد رمضان جانباز سلفی فیصل آباد

برصغیر پاک وہند کے بعض "مسلمان" ابھی تک خود کو "اسلامی احکامات" کے تابع نہیں کرسکے۔ کیونکہ انکے اندر اب بھی "غیر اسلامی" رسومات بکثرت دیکھنے کو ملتی ہیں کہ جن سے اجتناب ضروری ہے۔ لیکن یہ لوگ اپنے مذہب کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی بجائے دوسری اقوام کے افعال وکردار کی پیروی پر "نازاں" ہیں حالانکہ انکا یہ "طرز عمل" ان کی جان وایمان کے لئے نہ صرف "مضر" بلکہ "سم قاتل" کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن یہ "دوست" اس "حقیقت" سے باخبر ہونے کے باوجود اپنی خود ساختہ "ایجادات" کو "شامل دین" سمجھ کر "اغیار کی روش" اپنائے ہوئے ہیں۔ چنانچہ پندرہ شعبان کی رات بعض نام نہاد "مسلمان" آتش پرست مجوسیوں کے طریقے اور ہندوؤں کے تہوار "دیوالی" کی نقل کرتے ہوئے ہندو رسم "آتش بازی" کا اہتمام کرکے "شب برات" بڑے تزک واہتمام سے مناتے ہیں۔

بابری مسجد کے دلفگار سانحے کے بعد ہم تو سمجھے تھے شاید کہ اَب انہیں کچھ سمجھ آجائے گی۔ لیکن ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ سالہا سال "ہندو بنیئے" کے ساتھ رہنے اور بعد ازاں آزادی حاصل کرکے پاکستان میں آباد ہونے کے بعد بھی ان کے ذہن سے "ہندوانہ رسوم" کے جراثیم مفقود نہ ہوسکیں گی۔ یہ "پتنگ بازی" بسنت کا منانا اور یہ شب برات کی آتش بازی جس پر کروڑوں روپیہ فضول برباد ہوتا ہے "ہندو بنیئے" کی قبیح رسم نہیں تو اور کیا ہے۔ بابری مسجد کی شہادت پر "ہندو بنیئے" کے خلاف نفرت کے اس قدر نعرے، دعوے اور مظاہرے جبکہ دوسری طرف اس کی "رسم" اور طریقے سے اس قدر محبت وعقیدت...... آخر ایسا کیوں؟ ہماری ان دوستوں سے گزارش ہے جو کہ خود کو مسلمان سمجھتے ہیں کہ خدارا اگر آپ واقعی "مسلمان" بننا چاہتے ہیں تو پھر ان "غیر اسلامی" رسومات کو چھوڑ کر "اسلامی تعلیم" اور "اسوہ رسول" کو اختیار کیجئے۔ اسی میں فلاح وکامیابی ہے "شب برات" کی آتش بازی اور

"بسنت" یہ خالصتاً ہندووانہ رسم ہے جو کہ ایک غیر قوم کی مشابہت ہے اور آقاﷺ نے اس سلسلے میں ارشاد فرمایا کہ...... "من تشبہ بقوم فھو منھم" (ابوداؤد)

جس نے کسی دوسری قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اسی سے ہے۔

لہٰذا غیر اقوام کی رسومات سے علیحدگی اختیار کر کے خود کو ان میں شامل ہونے سے بخوبی بچایا جاسکتا ہے۔ نبی علیہ السلام کا ایک فرمان مبارک ہے کہ...... "من رضی عمل قوم کان شریک من عمل" (مسند ابو یعلی)

جو کسی "غیر" کے "برے" عمل کو پسند کرے تو وہ اس "برے" عمل میں اس کا شریک ہوتا ہے اور پھر "آتش بازی" پر جسطرح "خون پسینے" کی حاصل کردہ "دولت" کا زیاں کیا جاتا ہے تو یہ ایک "صریحاً" فضول خرچی ہے اور فضول خرچ کو قرآن مجید میں "ابلیس کا بھائی" کہا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ اور بے جا فضول خرچی نہ کرو' بے شک بے جا مال اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ (بنی اسرائیل ۲۶'۲۷)

فرمان الٰہی کو "پیش نظر" رکھتے ہوئے مناہی و منکرات افعال میں اسراف و فضول خرچی سے پرہیز کرنا چاہئے۔ مشاہدے سے یہ ثابت ہے کہ "شب برات" کی آتش بازی کے سبب ہر سال "بیسیوں لوگ" موت کا شکار ہوتے ہیں اور کتنے ہی ایسے ہی جو خود اپنے ہی ہاتھوں اپنی زندگی کی شمع گل کر بیٹھتے ہیں آتش بازی کا سامان تیار کرنے والوں کی ہلاکت کی خبریں اکثر اخبارات میں شہ سرخیوں سے چھپتی ہیں کہ فلاں شہر میں آتشی سامان تیار کرنے والے کارخانے میں بارود پھٹ گیا اور اتنے آدمی مارے گئے اور اتنے گھروں کو نقصان پہنچا وغیرہ۔ اور اسی طرح کے حادثات آتش بازی چلانے والوں کو پیش آتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود لوگ اس سے نہیں رکتے۔ عبرت کے لئے اپنی آنکھوں دیکھے چند واقعات لکھ رہا ہوں کہ...... ہمارے محلے نثار کالونی میں دو سال قبل شب برات کو سرشام ہی سے چند نوجوانوں نے مین بازار پر سے گزرنے والوں کا زوردار پٹاخوں کی ٹاہ ٹھاہ سے گزرنا مشکل کر رکھا تھا یہ نوجوان "راہ گیروں" کو مختلف اطوار سے تنگ کر کے بڑے محظوظ ہو رہے تھے ایک نوجوان جو کہ اس کام میں پیش پیش تھا اس کی آنکھ پر آتش بازی لگی اور وہ اپنی شرارتوں اور شوخیوں کے سبب خود ہی اپنی آنکھ ضائع

کر بیٹھا۔ دوسرا عبرت آموز واقعہ ہمارے قریبی محلے مسعود آباد میں پیش آیا۔ جب ایک آٹھ دس سال عمر کی لڑکی گھر میں "چینی" کی پیالی میں "پٹاس" لئے کھڑی تھی اور قریب ہی اس کا بھائی پٹاخے چلا رہا تھا آگ کی چنگاری اڑ کر اس پیالی میں پڑی تو وہ بم کی طرح پھٹ کر اس لڑکی کے پیٹ میں پیوست ہو گئی جس سے لڑکی موقع پر ہی جاں بحق ہو گئی۔

ابھی پچھلے برس سمن آباد میں ایک گھرانے کا اکلوتا فرزند جو کہ بے روزگاری کے سبب آتشی سامان تیار کرنے والے کارخانے میں ملازم ہوا اس کارخانے میں حادثہ ہوا اور اس نوجوان کا سارا جسم جھلس گیا بڑی مشکل سے جان بچی لیکن خوبصورت چہرہ جھلسنے سے بدصورت بن گیا۔ پچھلے سال ہی شب برات کی رات ہمارے محلے میں ایک دھوبی کے گھر "آتشبازی" کے سبب آگ لگ گئی۔ قیمتی سامان اور لوگوں کے کپڑے جل کر راکھ ہو گئے۔ ہزاروں کا نقصان ہوا۔ اور اس طرح کے ہزاروں واقعات اس رات رونما ہوتے ہیں لیکن ایسے لوگ بہت ہی تھوڑے ہوں گے جو ان واقعات سے عبرت پکڑتے ہیں۔

ابھی ہندووانہ رسم آتش بازی کی بازگشت مدہم نہیں ہوتی کہ ایک اور ہندووانہ رسم کا شور برپا ہونے لگتا ہے "زندہ دلان" لاہور تو "ہندو بنیئے" کی اس رسم کو بڑے تزک واحتشام سے مناتے ہیں لیکن اب دوسرے شہروں میں بھی اس کی "ریت" چل نکلی ہے میری مراد "بسنت" یعنی پتنگ اڑانے کا تہوار ہے۔ اس میں جس طرح روپیہ فضول ضائع کیا جاتا ہے اسے دیکھ کر "مال مسروقہ دل بے رحم" والی کہاوت یاد آجاتی ہے۔ پتنگ بازی سے جو "حشر بپا" ہوتا ہے وہ مخفی نہیں اور پتنگ لوٹنے کے شیدائی جن مصائب کا شکار ہوتے ہیں وہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی چیز نہیں۔ ان لوگوں کو کچھ پروا نہیں ہوتی کہ چند پیسوں کی پتنگ ان کی زندگی بھی لے لے گی۔ منہ اوپر کو اٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں۔ بے شمار ایسے لوگ ہیں جو مکانوں کی چھتوں سے گر کر، ریل گاڑی کے نیچے آکر اور دیگر دوسری گاڑیوں کے ساتھ ایکسیڈنٹ کے سبب موت کا شکار ہوتے ہیں جب یہ چیز ثابت ہے کہ ایسے کام ہمارے لئے بے حد نقصان کا باعث ہیں تو پھر ہم اس سے کیوں نہیں روکتے اور رکتے۔ اس سلسلے میں والدین کی ذمہ داری بلکہ فرض ہے کہ وہ اولاد کو ان قبیح امور سے سختی سے روکیں کہ جن سے دولت کے زیاں

ہونے اور جان وایمان کو خطرہ ہو۔ اگر والدین نے اس طرف توجہ نہ دی تو وہ دربار الٰہی میں جوابدہ ہوں گے۔ کیونکہ نبی علیہ السلام کا فرمان مبارک ہے کہ تم میں ہر شخص حاکم ہے اور اپنی رعایا کے بارے میں جوابدہ ہے بادشاہ اپنی رعایا کا حاکم ہے۔ "والرجل راع علی اھل بیتہ والمراۃ راعیۃ علی بیت زوجھا وولدہ فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ" اور آدمی اپنے گھر کا حاکم ہے اور عورت اپنے گھر اور اولاد پر حاکم ہے۔ پس تم سب لوگ حاکم ہو' اور تم سب سے اپنی اپنی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (صحیح بخاری مترجم جلدی ۵ ص ۱۵۹)

اور قرآن مجید میں ایک مقام پر انسان کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ "واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنۃ" اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے فتنہ ہے (انفال ۲۸)

اور دوسرے مقام پر فرمایا۔ "ان من ازواجکم واولادکم عدوالکم فاحذروھم" بیشک تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں تو تم ان سے ہوشیار ہو (تغابن ۱۴)

اولاد انسان کے لئے فتنہ اور دشمن اس وقت ثابت ہوتی ہے جب وہ غیر شرعی "افعال" اختیار کرتے ہوئے اسلامی احکام ترک کردیتی ہے۔ للذا قرآن کی اس آیت مبارکہ "یاایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا" (تحریم ۶)

"اے ایمان والو اپنے آپ کو اپنی اولاد کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ" کو سامنے رکھتے رسوم میں گم ہونے اور ان کے "افعال" پر للچائی نظریں ڈالنے کی بجائے اگر ہم اسلام کے "زریں" احکامات کے تابع رہ کر زندگی گزاریں تو یہ چیز یقیناً ہمارے لئے آخرت میں نجات کا باعث ہوگی ان شاء اللہ اور شاعر مشرق نے کیا خواب کہا ہے کہ

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے پا گل بھی
انہی پابندیوں میں حاصل آزادی کو تو کرلے

بہرحال! ایک ضرورت کے تحت ہم نے حقائق آپ کے سامنے بیان کردیئے ہیں اب